السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیرِناف بالوں کوکتنے عرصے بعد کاٹنا چاہیے؟ نیز کن طریقوں سے یا کن اشیاء سے ان بالوں کو ختم کرنا چاہیے؟، نیز عورتوں کے متعلق بھی ذرا سی روشنی ڈال دیں کہ وہ کتنے عرصہ بعد بال صاف کر سکتی ہیں یا کس طریقے سے جائز ہے۔ اس کے علاوہ بغلوں کے بالوں کے متعلق بھی لکھ دیں کہ ان کو کتنے عرصہ بعد صاف کرنا ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاتفریق مردوزن چالیس دن کی مدت کے اندراندر حسبِ ضرورت زیرِناف بالوں کو مونڈنا یا صاف کرنا چاہیے۔ اس کے بعد تَساہُل کرنے والے کا فعل سنت کے خلاف شمار ہوگا۔ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صفائی کا جونسا طریقہ اختیار کرلیا جائے گا درست ہے۔ چاہے مونڈنا یا کاٹنا ہو یا اکھیڑنا یا پاؤڈر وغیرہ کا استعمال۔ البتہ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مونڈنا افضل ہے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ نصِ حدیث (حدیث کے الفاظ) میں لفظ حلق (مونڈنا) استعمال ہوا ہے۔ لہٰذا حتی المقدور مونڈنے کو اختیار کرنا چاہیے۔ طبی طور پر بھی اس میں کئی فوائد اربابِ فن (اطبائ) کے ہاں مقرر ہیں۔ جب کہ دیگر بعض طریقوں میں قوتِ باہ کے ماند (مردانہ قوت کمزور) پڑنے کا اندیشہ ہے۔

بالوں کے محل کی صفائی کے بارے میں حدیث میں لفظ ''العانة'' وارد ہوا ہے۔ اس کی تشریح میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'اَلمُرَادُ بِالعَانَةِ: اَلشَّعرُ فَوقَ ذَکَرِ الرَّجُلِ، وَحَوَالَیهِ وَکَذٰلِکَ الشَّعرُ الَّذِی حَولَ فَرجِ المَرأَةِ۔' نیل الأوطار: ۱/۱۲۳

یعنی عانہ سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کے عضوِ تناسل کے اوپر اور اس کے گرد ہوتے ہیں۔ اسی طرح عورت کی شرمگاہ کے وہ بال جو اس کے ارد گرد ہیں۔

ابوالعباس بن سریج رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ ''العانة'' وہ بال ہیں جو پُشت پر اُگتے ہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مجموعے کا ماحصل یہ ہے کہ وہ بال جو ''قُبُل'' اور ''دُبر'' کے اوپر اور ارد گرد اُگتے ہیں، اُن تمام کا مونڈنا مستحب ہے۔

جواباً: امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ ''اِستحداد'' سے مقصود اگر ''العانة'' کا مونڈنا ہے جس طرح کہ نووی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے تو اس صورت میں اس بات کی دلیل نہیں ہوگی کہ ''دُبر'' پر اُگے بالوں کو مونڈنا بھی سنت ہے۔ اگرچہ حلق (مونڈنا) بذریعہ اُسترا ہی کیوں نہ ہو، جس طرح کہ ''قاموس'' میں ہے۔ بلا ریب لفظ ''اِستحداد'' لفظ ''العانة'' سے زیادہ عام ہے۔ لیکن صحیح مسلم وغیرہ کی حدیث ''عَشْرٌ مِّنَ الفِطرَةِ'' میں ''اِستحداد'' کے بجائے ''حلق العانة'' کے لفظ وارد ہیں۔ اس سے مطلق ''اِستحداد'' کی وضاحت ہوگئی جو حدیث ''خَمسٌ مِن الفطرة'' میں ہے۔ بہر صورت یہ کہنا کہ ''دُبُر'' کے بالوں کا حلق سنت یا مستحب ہے، دعویٰ بِلا دلیل ہے۔ نبی ﷺ کے (فعل یا کسی ایک صحابی کے عمل سے معلوم نہیں ہوسکا کہ انھوں نے ''دُبُر'' کے بالوں کو مونڈا ہو۔ نیل الأوطار (۱/۱۲۴

فوقیت (بہتری) کے اعتبار سے جو حکم زیرِناف کے بالوں کا ہے وہی بغلوں کے بالوں کا بھی ہے۔ یعنی وقفہ چالیس یوم سے زائد نہیں ہونا چاہیے۔ دونوں چیزوں کا تذکرہ ایک ہی حدیث میں ہے، تاہم دونوں میں فرق یہ ہے کہ حدیث میں زیرِناف کے بالوں کو مونڈنے کی تصریح (وضاحت) ہے، جب کہ بغلوں کے بالوں کو اکھیڑنے کی نص وارد (موجود) ہے۔ لہٰذا بغلوں کے بال اکھیڑنے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ بأَمرِ مجبوری ''حلق'' بھی ممکن ہے، اس لیے کہ مقصود صفائی کا حصول ہے۔

یونس بن عبدالأعلی رحمہ اللہ کا بیان ہے:

'دَخلتُ إلَی الشَّافِعِيِّ رَحِمَہُ اللّٰہ، وَعِندَہ المُزِینُ یَحلِقُ إبطَہ۔ فَقَالَ الشَّافِعِيُّ: عَلِمتُ أَنَّ السُّنَّةَ النَّتفُ، وَلٰکِن لَا أَقوٰی عَلَی الوَجعِ۔' نیل الاوطار: ۱/۱۲۴

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ: صفحہ: 112